Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی دی ہوئی تعلیم کو صرف ماننا کافی نہیں اس پر عمل بھی ضروری ہے

روحانی امور میں تفکر کی عادت ڈالیں اور جو سوچیں اسے خدا تعالےٰ کی دی ہوئی روشنی میں سوچا کریں

آپ کی عقلوں کے خلاصے سے
امام جماعت
روحانی طاقت پکڑتا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	بدھ ۱۰ رجب ۱۴۱۰ھ ، ۷ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ، ۷ فروری ۱۹۹۰ء	نمبر ۳۲

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۵ صلح ۱۳۶۹ ہش (۵ جنوری ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل ۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہم سب کا فرض ہے کہ رفاہِ عامہ کے کام تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر کریں، ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت اس کام کے لئے صرف کریں، یہ دوسری صدی ہے بھی زیادہ سے زیادہ رفاہِ عامہ کے کاموں کے لئے ،

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نحل کی آیات ۶۷ تا ۷۰ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

" یہ آیاتِ کریمہ جن کا آج کے خطبے کے لئے مَیں نے انتخاب کیا ہے، ان کو آج کے خطبے کا موضوع بنانے کی طرف ایک دوست کے خط نے توجہ دلائی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے انہوں نے مجھے لکھا کہ اوّل تو اِن آیات میں میرے لئے ایک اشکال پایا جاتا ہے اور اس کا حل چاہتا ہوں۔ دوسرے ان کی ترتیب میں ان کے مضمون کے باہمی تعلق میں مجھے کوئی ایسی بات معلوم ہوتی ہے جو بہت گہری ہے اور جس کی طرف جماعت کو توجہ دلانی چاہیئے۔ لیکن میں اس مضمون کو پا نہیں سکا۔ لیکن یہ احساس مجھے ضرور ہوتا ہے کہ اس میں کچھ ایسا اعلیٰ مضمون بیان ہوا ہے جو جماعت کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے مَیں صرف خط کے ذریعہ اس کا جواب نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ اگر موقعہ میسر آئے تو کسی خطبے میں ان آیات کو اپنے خطبے کا موضوع بنالیں۔

جو اِشکال ان کے ذہن میں تھا، اس کی طرف جب مَیں توجہ کر چکوں گا تو پھر مَیں آپ کو متوجہ کروں گا پہلے مَیں ان آیات کا ترجمہ پیش کرتا ہوں، پھر اس کے بعد جو سوال اٹھایا گیا ہے، اس پر روشنی ڈالوں گا۔ ترجمہ یہ ہے کہ .... اے بنی نوعِ انسان تمہارے لئے دودھ دینے والے جانوروں میں یا چوپایوں میں ایک عبرت ہے۔ ایک ایسی بات ہے جس سے تمہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے .... ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے .... جو گوبر اور خون کے درمیان پیدا ہونے والی چیز ہے جسے دودھ کہا جاتا ہے اور وہ بہت ہی اچھا ہے مزے کے لحاظ سے بھی اور صحت کے لحاظ سے بھی .... اور تمہارے لئے اس بات میں بھی ایک عبرت ہے کہ ہم نے جو پھل تمہارے لئے پیدا کئے ہیں مثلاً کھجور اور انگور۔ اُن سے تم شراب بھی بناتے ہو جس سے نشہ پیدا کرتے ہو اور رزقِ حسنہ بھی اسی سے حاصل کرتے ہو .... اس بات میں صاحبِ عقل لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے .... اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی فرمائی .... کہ تو اپنا مکان پہاڑوں پر بنایا اپنے مکان تم پہاڑوں پر بناؤ اور درختوں پر اور ان بیلوں پر جن کو اونچی جگہوں پر چڑھایا جاتا ہے۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے تم رزق حاصل کرو۔ کچھ کھاؤ .... اور خدا کی مقرر کردہ راہوں پر عاجزانہ حرکت کرو۔ اطاعت کے ساتھ ان راہوں پر چلو جو خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے مقرر فرمائی ہیں .... ایسی صورت میں فرمایا کہ ان کے یعنی ان شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے ایک ایسی شراب نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں بنی نوعِ انسان کے لئے بہت بڑی شفاء ہے .... اِس بات میں ان لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے جو فکر کرتے ہیں

عبرت کا مضمون

جو اشکال انہوں نے اٹھایا وہ یہ تھا کہ قرآن کریم تو شراب کو حرام قرار دیتا ہے اور یہاں پہلی آیت میں نعمت کے طور پر شراب کا ذکر فرمایا ہے۔ گویا خدا تعالےٰ اپنی نعمتیں جتا رہا ہے اور فرمایا کہ دیکھو کھجور سے اور انگوروں سے تم شراب بھی بناتے ہو تو ایک حرام چیز کا نعمتوں میں کیسے ذکر آگیا۔ اس بات کا جواب جب میں اِن آیات کے باہمی رابطے اور ان کے مضمون پر روشنی ڈالوں گا تو اس میں خود بخود آجائے گا۔ سب سے پہلی چیز یہ سمجھنے والی ہے کہ یہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبرت کا مضمون بیان ہو رہا ہے ۔ عبرت میں ایسی نصیحت پکڑنا مراد ہوتی ہے جس سے فائدہ اٹھانے کی صورت میں نقصان پہنچتے ہیں اور جس کے نتیجے میں ان لوگوں کی تاریخ سامنے آجاتی ہے جن کو اُن خاص چیزوں کے استفادہ نہ کرنے کے نتیجے میں بڑے بڑے ضرر پہنچ چکے ہوں ۔ بڑے بڑے نقصانات پہنچ چکے ہوں مثلاً فرعون کی قوم ایک عبرت کا نشان بن گئی اور دوسری پہلی قومیں جنہوں نے انبیاء کی مخالفت کی اور اس کے نتیجے میں خدا کے عذاب کا نشانہ بنیں ، وہ ساری عبرت کا نشان بن گئیں ۔ پس عبرت کا مضمون چل رہا ہے اور وہ جگہ جہاں شراب بنانے کا ذکر ہے اس کا بھی عبرت کے مضمون سے تعلق ہے ۔ نعمتوں کے گنانے کا مضمون نہیں ہے بلکہ عبرت کا مضمون ہے ۔ دراصل خدا تعالےٰ نے تین مثالوں میں مختلف انسانی حالتیں بیان فرمائی ہیں ۔ پہلی مثال جانوروں کی ہے ۔ ایسے جانوروں کی جو چوپائے کہلاتے ہیں اور جن میں دودھ دینے کا ملکہ اللہ تعالےٰ نے ودیعت کر رکھا ہے ۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرماتا ہے کہ وہ دودھ پیدا کریں اور جو پہلی غذا وہ استعمال کرتے ہیں وہ حیوانی غذاؤں میں سب سے ادنیٰ درجے کی غذا ہے یعنی وہ نباتات ، گھاس پھوس اور اس قسم کی چیزیں ، سبز گھاس نہیں تو خشک گھاس ، درختوں کے پتے ، جتنی بھی چیزیں خدا تعالےٰ نے رزق کے طور پر پیدا فرمائی ہیں ، ان میں سے سب سے پہلی منزل ان غذاؤں کی ہے اور باقی تمام حیوانی زندگی نسبتاً اعلیٰ غذاؤں پر پلتی ہے تو فرمایا کہ تمہارے لئے عبرت کا نشان یہ ہے کہ وہ "اَنعَام" (جانور) جو تمہارے نزدیک بالکل بے عقل ہیں ۔ اور ان کو کوئی سمجھ بوجھ نہیں ہے ، دیکھو کہ وہ کس غذا پر پلتے ہیں ۔ جو غذائیں بھی ہم نے زندگی کے لئے پیدا کی ہیں ۔ زندگی کو جاری رکھنے کے لئے اور اس کی پرورش کے لئے پیدا کی ہیں ۔ ان میں سب سے ادنیٰ درجہ کی غذا وہ ہے جو یہ "اَنْعَام" کھاتے ہیں ۔ گائے ، بھینسیں ، بکریاں ، بھیڑیں ، اونٹ ۔ اونٹ تو ایسی ایسی خوفناک غذا پہ بھی منہ مارتا ہے جو دنیا کا کوئی اور جانور کھا نہیں سکتا ۔ کہتے ہیں صرف بکری اس چیز میں اس کا مقابلہ کرتی ہے اور وہ بھی "اَنعَام" میں داخل ہے ۔ پس دودھ دینے والے جانور غذا کی سب سے ادنیٰ حالت پر پلتے ہیں اور دیکھو پھر وہ اس غذا سے کیا سلوک کرتے ہیں ۔ ایک طرف اس کی گندگی کو الگ کر دیتے ہیں ۔ اور دوسری طرف خون بنانے سے پہلے جو خالصۃً اُن کے کام آتا ہے ، ایک ایسی غذا بھی بناتے ہیں جو پہلی حالت اور آخری حالت کے درمیان ہے ۔ بعض مفسرین اِن بحثوں میں الجھ گئے کہ یہ جو فرمایا کہ خون اور فُضلہ کے درمیان ۔ تو غالباً اس سے مراد یہ ہے کہ جسم میں جو دودھ پیدا کرنے والی جگہ ہے وہ ان دونوں کے درمیان ہے اور کئی طریقوں سے اس کو ثابت کرنے کی کوشش کی ۔ حالانکہ ہرگز یہ بات نہیں ۔ ظاہری مقام کے لحاظ سے فُضلہ اور خون جہاں جہاں بنتے ہیں ، اُن کے درمیان دودھ پیدا کرنے والے اعضاء نہیں ہیں بلکہ اُن کا الگ مقام ہے تو یہ معنوی ذکر ہو رہا ہے ۔ یہ فرمایا جا رہا ہے کہ غذا کی ادنیٰ حالت اور اعلیٰ حالت یعنی خون بننے تک کے درمیان میں دودھ بنتا ہے اور دودھ میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ وہ صرف اِن جانوروں کے اپنے کام ہی نہیں آتا ، وہ دوسروں کے بھی کام آتا ہے اور تمہارے بھی کام آتا ہے چنانچہ وہ غذا کی ادنیٰ حالت جو تمہارے براہِ راست کسی کام نہیں آسکتی یعنی گھاس پھوس ، پتّے اور تنکے خس و خاشاک ، جن کے اندر انسان کے لئے براہِ راست کوئی بھی غذا موجود نہیں ۔ ان چیزوں پر یہ جانور منہ مارتے ہیں ۔ کانٹے دار جھاڑیوں پہ منہ مارتے ہیں ۔ بد مزہ ، کسیلے پتے کھاتے ہیں اور ان میں سے ایسی شیریں چیز یعنی دودھ پیدا کر دیتے ہیں جو صرف اپنے لئے نہیں پیدا کرتے بلکہ دوسروں کے فائدے کے لئے بھی پیدا کرتے ہیں تو کتنی عظیم الشان خدمت ہے بنی نوع انسان کی جو یہ جانور کر رہے ہیں ۔ اس کے مقابل پر عام انسانوں کی مثال دی گئی ۔ فرمایا : عام انسانوں کا یہ حال ہے کہ ہم اُن کے لئے اعلیٰ غذاء پیدا کرتے ہیں ، پھل اور پھلوں میں سے بھی کھجور اور انگور جیسے اعلیٰ درجے کے پھل ۔ اُن سے بعض انسان صحیح استفادہ بھی کرتے ہیں اور رزقِ حسنہ کے طور پر بھی ان کو استعمال کرتے ہیں لیکن بہت سے انسان ایسے ہیں جو اُن کے غلط استعمال کرتے ہیں اور اعلیٰ اور پاکیزہ چیز کو ایک خبیث اور گندی چیز میں تبدیل کر دیتے ہیں جو بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اُن کے لئے شدید نقصانات کا موجب بنتی ہے ۔ پس دیکھو اِن جانوروں کے مقابل پر ان انسانوں کی کیا حالت ہے ۔ وہ ارذل المخلوقات میں شمار ہوتے ہیں ، اسفل المخلوقات میں شمار ہوتے ہیں

اور انسان اشرف المخلوقات میں شمار ہوتا ہے ۔ وہ نہایت رذیل اور گندی اور ایسی غذا استعمال کرتے ہیں جس سے نیچے درجے کی اور کوئی غذا نہیں ۔ اور اس سے نہایت پاکیزہ خوراک پیدا کرتے ہیں اپنے لئے بھی اور اشرف المخلوقات کے لئے بھی اور نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا دودھ جس کو پی کر تم لذت حاصل کرتے ہو اور بہت سے اس سے فائدے اٹھاتے ہو ، وہ یہ جانور گھاس پھوس سے پیدا کر رہے ہیں اور تمہارا یہ حال ہے کہ تمہارے لئے ہم نے پھل پیدا کئے ہیں جو سب غذاؤں میں سب سے اعلیٰ درجے کی غذا ہے اور اس کو تم نہایت رذیل قسم کی غذاؤں میں بھی تبدیل کر دیتے ہو اور جانور تو تمہارے فائدے کے لئے یہ کام کرتے ہیں ، تم دوسرے انسانوں کے فائدے کے کام بھی نہیں کرتے بلکہ ان کے لئے نقصان کا موجب بن جاتے ہو ۔ فسق و فجور کا گہرا تعلق شراب سے ہے اور شراب پینے والی قوموں میں لازماً فسق و فجور پایا جاتا ہے ۔ یہ دو ایسی چیزیں ہیں جن کو آپ کبھی الگ نہیں کر سکتے ۔ شراب پینے والی پاکباز قومیں آپ کو کہیں نہیں ملیں گی ۔ اگر شراب کے نشے سے ہٹ کر پاکبازی اختیار بھی کرلیں اور تہذیب کے نمونے بھی دکھائیں تب بھی شراب کی حالت میں وہ اپنی اعلیٰ خصلتوں سے محروم رہ جاتے ہیں ۔ اعلیٰ عادات سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان کے اندر جو سب سے ارذل ہے اور اسفل ہے وہ باہر نکلتا ہے اور اس کے نتیجے میں بعض ایسے واقعات ہمارے سامنے آتے ہیں کہ خاوند اپنی بیویوں کے سر دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر پھوڑ دیتے ہیں ۔ مائیں اپنے بچوں کو دیواروں کے ساتھ پٹکتی ہیں اور جان سے مار دیتی ہیں ۔ یہ عام روزمرہ کے واقعات ہیں ۔ یورپ میں خصوصیت کے ساتھ اور امریکہ میں بھی ظلم اور سفاکی کے جو واقعات ملتے ہیں ، ان میں سے بیشتر کا تعلق شراب سے ہے ۔ جتنے گھر آپ کو اجڑتے ہوئے دکھائی دیں گے ان میں سے اکثر کا تعلق شراب سے ہے ۔ شراب کے نتیجے میں بدکاریاں اور فسق و فجور کے علاوہ گھر میں ظلم اور بداخلاقی طبعی طور پر پیدا ہوتے ہیں تو یہ عبرت ہے کہ دیکھو دو قسم کے جانور ہیں ۔ ایک سب سے ادنیٰ نہیں تو عام ادنیٰ جانوروں میں شمار ہوتا ہے اور ایک سب سے اعلیٰ ۔ سب سے نچلے درجے کے جانوروں میں جو شمار ہوتا ہے ، اس کو ادنیٰ غذا ملتی ہے اور اس سے وہ کیسی پاکیزہ چیزیں بنا کر تمہارے فائدے کے لئے پیش کرتا ہے اور تم جو اعلیٰ درجے کے شمار ہوتے ہو ، سب سے اعلیٰ غذائیں کھا کر پھر اُن کو ادنیٰ حالتوں میں تبدیل کر دیتے ہو ۔

ایک مکھی پر اللہ کی وحی کی برکات

اس کے بعد شہد کی مکھی کی جو مثال دی ہے ۔ وہ دراصل ایک مثال ہے جو اعلیٰ درجے کے انسانوں پر صادق آتی ہے ۔ شہد کی مکھی کا ذکر انسانوں کے بعد رکھنا ، انسانوں میں سے اعلیٰ درجے کے انسانوں کی مثال کے طور پر ہے ۔ چنانچہ اس مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ .... شہد کی مکھی پر خدا نے وحی نازل فرمائی اور وحی کے نتیجے میں اُس میں عظیم الشّان تبدیلیاں پیدا ہوئیں ۔ اس مکھی کے مقابل پر ایک عام مکھی بھی ہے جو وحی سے محروم ہے ۔ ان کی ظاہری شکلیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں ۔ ایک ہی طرح اُڑتی ہیں ۔ دیکھنے میں ایک دوسرے سے کافی مشابہ ہیں مگر ایک وہ ہے جو گندگی پر منہ مارتی ہے اور ایک وہ ہے جو پھولوں کے رَس چوستی ہے اور پھولوں میں ایک ایسی بات ہے جو پھلوں سے بھی اعلیٰ درجہ کی ہے ۔ پھول ، پھلوں کے ماں ہوتے ہیں اور پھولوں میں پھلوں کی روح موجود ہوتی ہے ۔ نہایت ہی اعلیٰ درجے کی روحانی لطیف غذا ہے جس سے اوپر غذا کا کوئی تصور ممکن نہیں ۔ تو اوّل تو شہد کی مکھی کے ساتھ ہی دوسری مکھی کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے اور فرق ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان دونوں چیزوں میں فرق کیوں پڑا ۔ فرمایا فرق صرف وحی کا ہے ۔ تعلق باللہ کا ہے ۔ اس لئے عام انسانوں کی مثال تو یہ ہے کہ ان کو اچھا رزق ملے تو اس کو گندگی میں بھی تبدیل کر دیتے اور اتفاقاً بعض مواقع پر یا بعض صورتوں میں اچھے رزق کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں لیکن یہ اتفاقی باتیں ہیں ۔ بامقصد طور پر ایک رزق کو اعلیٰ حالت میں تبدیل کر کے بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے اس کو نکالنا یہ عام انسانوں کا کام نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو صاحبِ وحی ہوتے ہیں ، وہ جو خدا سے تعلق پیدا کر لیتے ہیں ، وہ بنی نوع انسان جو وحی کے تعلق سے ایک اعلیٰ درجے کا مقام حاصل کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیتے ہیں۔ ان کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ پس آپ یوں کہیں گے کہ اگر ایک مکھی کو بھی وحی کیا سے کیا بنا دیتی ہے اور کیسا عظیم الشان روحانی انقلاب اس میں برپا کر دیتی ہے تو سوچو کہ ایک بشر کے اوپر جب وحی نازل ہو گی تو اس کی کیا حالت کر دے گی تو شہد کی مکھی کی مثال دراصل صاحبِ وحی انسانوں کی مثال ہے اور ان کا نقشہ شہد کی مکھی کی شکل میں کھینچا گیا ہے اور مومنوں کی جماعت کا بھی پورا نقشہ اس مثال میں آجاتا ہے۔ فرمایا: اس کو ہم نے وحی کی اور وحی یہ کی سب سے پہلے کہ ہم تمہیں جو رزق عطا کرنے والے ہیں اور رزق کو مزید اعلیٰ درجے کے رزق میں تبدیل کرنے کا سلیقہ سکھانے والے ہیں، وہ ایسا رزق ہے جو گندی جگہ پر نہیں رکھنا چاہیئے۔ اچھی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے اچھی چیز کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے گندے اثرات سے اس کو پاک رکھا جائے تو فرمایا کہ ہم نے اس سے کہا کہ پہاڑوں پر چلو جہاں فضاء پاک ہوتی ہے۔ مٹی اور گند کم ہوتا ہے اور عموماً پہاڑوں کی فضاء سب سے اچھی ہوتی ہے اور زمین کی سطح پر اس کے بعد پھر درختوں کی باری آتی ہے۔ بڑے بڑے بلند درخت، ان کے اوپر اگر کبھی چڑھ کر آپ نے دیکھا ہو تو آپ کو معلوم ہو گا کہ زمین کی طرف نیچے دیکھیں تو درختوں پر چڑھ کر ایک نمایاں لطافت کا احساس پیدا ہوتا ہے گویا ایک انسان اونچی پاکیزہ فضاء میں داخل ہو گیا ہے اور تیسرے درجے پر وہ بیلیں ہیں جو اگر اونچی جگہ چڑھانے کے لئے میسر نہ آئے تو زمین پر پھیلیں گی مگر .... (یہاں) یہ نقشہ کھینچا کہ ان بیلوں میں گھر بناؤ جن کو وہ اونچی عمارتوں پر چڑھاتے ہیں تو تینوں جگہ رفعت کا مضمون شامل ہے اور تینوں جگہ حفاظت کا مضمون شامل ہے کہ ایسی اعلیٰ غذا تمہیں عطا ہونے والی ہے جو نہایت لطیف، نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اس کی حفاظت کا پورا انتظام کرو اور اونچی جگہوں پر اس کو بناؤ کیونکہ وہ اونچی جگہوں پر رکھنے کے لائق ہے چنانچہ قرآن کریم کے مضمون کے ساتھ بھی یہی مضمون باندھا گیا ہے۔ رفعت کا مضمون۔ کہ اونچی جگہوں پر پڑھا جانے والا کلام اور یہ مرفوع کلام ہے۔

الہام کی روشنی میں پرورش پانیوالی قوموں کو نصیحت

پس شہد کی مکھی کے ذکر میں دراصل الہام اور وحی کی روشنی میں پرورش پانے والی قومیں اور ترقی کرنے والی قومیں مراد ہیں۔ پس فرمایا کہ پہلے تو ہم نے اس کو گھر کے متعلق نصیحت کی کہ یہ بہت ہی مقدس غذا تمہیں عطا ہونے والی ہے۔ اس لئے اس کیلئے ہر قسم کے لوازمات کا اہتمام کرو، اس کی حفاظت کا انتظام کرو۔ پھر فرمایا۔ پھر ہم نے اس سے کہا .... جب حفاظت کا انتظام کر لو تو پھر غذا کھانی شروع کرو۔ اس میں بڑا گہرا معرفت کا نکتہ ہے۔ وہ لوگ جو اچھی چیزیں اکٹھی کرتے ہیں اور ان کی حفاظت کا انتظام نہیں کرتے، وہ ان کو ضائع کر دیا کرتے ہیں اور جب تک پہلے حفاظت کا انتظام نہ ہو، اس وقت تک انسان کا حق نہیں ہے کہ ہر اچھی چیز کو اکٹھا کرنا شروع کر دے۔ ایک طرف سے اکٹھا کر رہا ہو، دوسری طرف سے ضائع کر رہا ہو، یہ رزق کی بے احترامی ہے۔ تو فرمایا: ہم نے پہلے اس کو حفاظت کا سلیقہ سکھایا پھر کہا، ہاں اب جاؤ اور اچھے اچھے پھلوں پر منہ مارو اور بعینہٖ یہی چیز ہے جو شہد کی مکھی کرتی ہے۔ دنیا میں جس طرف آپ نظر دوڑائیں۔ پہاڑوں کی مکھیوں کو دیکھیں۔ درختوں پر چھتے بنانے والیوں کو دیکھیں بیلوں میں چھتے بنانے والیوں کو دیکھیں۔ سب کا یہی طریق ہے اور اسی سنت پر وہ عمل پیرا ہیں کہ پہلے شہد کی حفاظت کا انتظام کرتی ہیں۔ پھر وہ پھلوں کی طرف اور پھولوں کی طرف مائل ہوتی ہیں .... (اس آیت) نے اس مضمون کو خوب کھول دیا ہے کہ یہاں دراصل اعلیٰ درجے کے انسان مراد ہیں۔ انسان ہے جسے صاحبِ شریعت بنایا گیا اور جس کو اعلیٰ درجے کی چلنے کی راہیں عطا کی گئیں اور سمجھائی گئیں۔ مذہب کا مطلب ہی "راہ" ہے۔ راستہ ہے۔ صراطِ مستقیم آپ سورۃ فاتحہ میں روزانہ کئی کئی مرتبہ پڑھتے ہیں تو .... مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو تعلیم دی ہے، اس تعلیم پر عمل کرنا اگر اس تعلیم پر عمل نہیں کرو گی تو پھر یہ جو فائدہ تم اپنے لئے اٹھانے لگی ہو اور غیروں کے لئے فائدے کا موجب بننے والی ہو، اس سے محروم رہ جاؤ گی۔ صرف پھل کھانا کافی نہیں۔ اس طریق پر پھل کھانا اور پھولوں کا رس چوسنا ضروری ہے جس طریق پر قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے یا الٰہی کتب ہدایت فرماتی ہیں تو یہ مثال بیک وقت شہد کی مکھی پر بھی اطلاق پاتی چلی جاتی ہے۔ اور (ایمان والوں) کی جماعت پر بھی اطلاق پاتی چلی جاتی ہے .... ان کے پیٹوں سے پھر ایسی غذا نکلے گی جس کے رنگ مختلف ہوں گے یعنی بظاہر وہ ایک ہی جیسے پھول ہوں گے جن کی وہ روح چوس رہی ہوں گی۔ جن کا رس چوس رہی ہوں گی اور ایک جیسے ہی پھل ہوں گے لیکن ان کے پیٹوں سے انہضام کے بعد جو چیز نکلے گی وہ مختلف رنگوں کی ہو گی ...... اس میں بہت ہی عظیم الشان شفاء بنی نوع انسان کے لئے رکھ دی گئی ہے۔

کلامِ الٰہی کو بھی شفاء کہا گیا ہے۔ کلامِ الٰہی کا جو خلاصہ ہے یعنی سورۃ فاتحہ، اس کا ایک نام شفاء بھی ہے تو درحقیقت یہ مثال شہد کی مکھی کے نام پر دی گئی لیکن اس کا اعلیٰ اطلاق ان قوموں پر ہوتا ہے جو وحی کی روشنی میں تعمیر کی جاتی ہیں۔ جن کی پرورش اللہ تعالیٰ کے کلام کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مسلمانوں کی جو جماعت پیدا کی۔ ان پر شہد کی مکھی کی یہ مثال پوری طرح صادق آتی ہے۔ پھر فرمایا .... اس چیز میں ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اُن لوگوں کے لئے جو فکر کرنے والے ہیں۔ پہلی مثال بیان کرتے وقت عقل کا ذکر کیا اور دوسری مثال بیان کرتے وقت فکر کا ذکر کیا اس میں کیا فرق ہے؟ یہ فرق بھی مَیں آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں۔

عقل کی برتری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے عقل کی تعریف فرمائی اور دو جہتوں سے عقل کی تعریف فرمائی۔ فرمایا ...... کہ خدا تعالیٰ نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی۔ جس کو اس کی عقل کی نسبت سے زیادہ عزت دی ہو یعنی ہر مخلوق کی عزت کا مقام اُس کی عقل سے طے ہو گا۔ درجہ بدرجہ ہر مخلوق کو خدا تعالیٰ نے عقل کے مختلف مراحل پر قائم فرمایا ہے یا مختلف حیثیتوں کی عقلیں عطا کی ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہاں اس عقل کا ذکر فرما رہے ہیں جو فطرت میں ودیعت کی جاتی ہے۔ جس میں انسان کی اپنی کوشش کا کوئی دخل نہیں اور ہر ذی روح کے لئے عقل کا ایک مقام مقرر ہے۔ جس سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا اور تمام حیوانات میں اس کی عزت کا مقام بھی وہ عقل کا مقام طے کرتا ہے۔ بہت ہی گہری حکمت ہے اس حدیث میں۔ آپ تمام بنی نوعِ انسان پر نظر ڈال کر دیکھیں اور پھر نیچے اترنا شروع کریں۔ درجہ بدرجہ حیوانات پر نظر ڈال کر دیکھیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ ان میں سے حقیقت میں اکرام کا مقام اس کو نصیب ہے نسبتاً اور تناسب کے لحاظ سے جو زیادہ صاحبِ عقل ہے۔ پس اس پہلو سے جب مَیں نے ایک دفعہ ماریشس کی یونیورسٹی میں ارتقاء EVOLUTION پر تقریر کی تو مَیں نے یہ نقطۂ نگاہ پیش کیا کہ سائنس دان تو حیوانات کے درجے اور طرح سے مقرر کرتے ہیں اور درجہ بدرجہ ان کو اسطرح تقسیم کرتے ہیں کہ اُن کے جسموں کی حالت اور اُن کے ماحول میں جو ان کو ایک خاص مقام حاصل ہے، ان کی ظاہری شکل میں اُن کو جو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ کسی کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ کسی کی نہیں ہے۔ کسی کے اندر وہ سیکشنز SECT-IONS بنے ہوئے ہیں جیسا کہ کیڑوں مکوڑوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ کسی میں نہیں بنے ہوئے۔ اس طرح مختلف طریق پر انہوں نے جسمانی لحاظ سے حیوانات کو درجوں میں تقسیم کیا ہے لیکن قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل ارتقاء عقل کا ارتقاء ہے اور ہوش کا ارتقاء ہے۔ شعور کا ارتقاء ہے اور اوّل سے آخر تک جو چیز ترقی کر رہی ہے وہ شعور ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے حیوانات کی تقسیم ان کے شعور کے لحاظ سے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ارتقاء نام ہی شعور کے ارتقاء کا ہے۔ جسم کا ارتقاء نہ کبھی مقصود تھا، نہ حیوانات کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسم کا ارتقاء قانونِ قدرت کے نزدیک کوئی معنی رکھتا تھا۔ اسی حد تک جسم کا ارتقاء ضروری تھا اور ہوا جس حد تک عقل کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے مطابق جسم ڈھالے گئے لیکن جسم کو عقل پر کبھی بھی فضیلت عطا نہیں ہوئی۔ چنانچہ بہت بڑے بڑے جسم رکھنے والے جانور جن کو ڈینوسار کہا جاتا ہے، ان سے زیادہ عظیم جسم کا تصور نہیں ہو سکتا وہ آناً فاناً حیوانی تاریخ میں ہلاک کر دیئے گئے۔ سائنسدان جب آناً فاناً کہتے ہیں تو یہ مراد نہیں ہے کہ چند منٹوں میں۔ حیوانی تاریخ اتنی وسیع ہے کہ کروڑوں سال تک پھیلی ہوئی ہے۔ کروڑھا کروڑ سال تک۔ اس لئے جب وہ آناً فاناً کہتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو مراد یہ ہے کہ شاید دس لاکھ سال ہو گئے ہوں یا چند لاکھ سال گزرے ہوں مگر یہ عرصہ حیوانی تخلیق اور ارتقاء کے دَور میں آنًا فانًا ہی کہلاتا ہے۔ پس اُن سب کی صف لپیٹ دی گئی اور جسم پر ان کو جو فضیلت حاصل تھی اس کے نتیجے میں اُن سے فضیلت کا کوئی سلوک نہیں کیا گیا۔ پس قرآن کریم اسی مضمون کو یہاں بیان فرماتا ہے کہ یہ عقل کا معاملہ ہے۔ عقل کے ذریعے تمہیں اس پر غور کرنا ہو گا اور عقل کی تعریف کیا ہے؟ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک انتہائی گہری تعریف فرمائی۔ فرمایا .... کہ خدا تعالےٰ نے کوئی بھی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جس کو اس کی عقل کی نسبت سے زیادہ عزت بخشی ہو اور یہاں عقل سے مراد کمائی ہوئی عقل نہیں ہے جو علم کے ساتھ مل کر پھر اور ترقی پاتی ہے بلکہ ودیعت شدہ عقل ہے جو فطرت میں ودیعت کی جاتی ہے اور اس پر جانور کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس کمائی ہوئی عقل کا بھی ذکر فرماتے ہیں اور لفظ کمانے کا استعمال اس پر فرماتے ہیں۔ فرمایا .... کہ کبھی کسی شخص نے، کسی چیز نے اس سے بہتر کمائی نہیں کی کہ اس نے وہ عقل کمائی ہو یعنی پھر سنیئے غور سے! کہ کبھی کسی چیز نے اس سے بہتر کمائی نہیں کی کہ اس نے وہ عقل حاصل کی ہو یا وہ عقل کمائی ہو جس سے وہ ہدایت کی طرف راہنمائی حاصل کر سکے اور بُری چیزوں سے بچ سکے اور بُری چیزوں سے پیچھے ہٹ سکے۔ یہ جو عقل کی تعریف ہے اس کا تقویٰ کی ایک تعریف پر انطباق ہوتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ چنانچہ دو پہلو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خصوصیت سے بیان فرمائے۔ اوّل یہ کہ ایک عقل ہے جو کمائی جاتی ہے محنت سے۔ علم کے ذریعے اس کو حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اس عقل کی پہچان یہ ہے کہ ہدایت کی چیز نظر آنی شروع ہو جائے اور صرف نظر نہ آئے بلکہ انسان اس کو حاصل کرے۔ اگر ہدایت کی چیز کو دیکھ لے، پہچانے اور حاصل نہ کرے تو اس کا نام عقل نہیں ہے۔ بُری چیز میں تمیز کر سکے اور پھر اس سے بچ سکے، اس کا نام عقل ہے۔ اور یہی مضمون تقویٰ کا ہے۔

قرآن کریم نے فرمایا ...... (سورۂ بقرہ: آیت ۳،) کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے، ہر قسم کے شکوک سے بالا ہے لیکن یہ علم کافی نہیں۔ محض اس بات کا علم ہو جانا کہ کوئی چیز ہدایت ہے یہ کافی نہیں۔ تقویٰ وہ چیز ہے جس کے ذریعہ سے اس علم سے استفادہ ہو گا۔ پس .... یہ کتاب ہدایت ہے متقیوں کے لئے اور دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عقل کی یہی تعریف فرما رہے ہیں کہ عقل اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ہدایت نظر بھی آئے اور انسان اختیار بھی کر لے۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں جو تقویٰ کی تعریف ہے وہ ایک یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ غلط چیزوں سے پرہیز اور بچنا۔ گناہوں کے مقامات سے ہٹنا اور یہی مضمون حدیث میں بیان ہوا ہے کہ عقل کی دوسری تعریف یہ ہے کہ انسان مضرات سے پرہیز کرے اور نقصان دہ چیزوں سے بچ جائے۔ پس یہاں جو پہلے خدا تعالیٰ نے فرمایا ......
تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس مثال میں جو سادہ سی ہے، صاف نظر آ رہی ہے۔ اس مثال میں ان لوگوں کے لئے نشان ہیں۔ ان لوگوں کے لئے فائدے کی چیزیں ہیں جو یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ جب اچھی چیز کو دیکھیں تو اس کو اختیار کر لیں۔ اور بُری چیز کو دیکھیں تو اس سے بچ جائیں۔ پس عقل اس انسانی تمیز کی طاقت کو کہتے ہیں جو ابتدائی حالت میں ذی شعور انسان میں پائی جاتی ہے اور اس پہلو سے جانوروں میں بھی ایک حصہ عقل کا ملتا ہے۔

فکر کس کو کہتے ہیں

لیکن جہاں "فکر" کا ذکر فرمایا۔ وہ "فکر" کی طاقت صرف انسان کو نصیب ہے اور جانور کو نصیب نہیں ہے۔ دوسرے موقعہ پر جہاں شہد کی مکھی کی مثال دی ہے وہاں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مثال ایسی نہیں ہے جو تمہیں فورًا سمجھ آ جائے۔ اب ذرا ٹھہر کر اس پر غور کرنا کیونکہ تفکّر اس چیز کو کہتے ہیں کہ ایک انسان کسی چیز کی پیروی کرنا شروع کرے اور تلاش شروع کر دے۔ چنانچہ تفکّر کا جو معنی عربی لُغات میں ملتا ہے، اس میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ جیسے عقل کی روشنی لے کر کوئی انسان کسی چیز کی تلاش میں نکل پڑے اور اسے ڈھونڈنا شروع کر دے۔ کمپیوٹر کا جو آج کل کا تصوّر ہے وہ تفکّر کے تصوّر کے نزدیک تر ہے۔ جب آپ کمپیوٹر کو ایک بات کا حکم دیتے ہیں کہ مجھے یہ چیز چاہیئے تو بجلی کی رَو بڑی تیزی کے ساتھ اس اندرونی نظام میں چکر لگاتے لگتی ہے اور ڈھونڈنے لگ جاتی ہے کہ کہاں یہ چیز ملے گی۔ پھر جب اس کو وہ چیز ملتی ہے تو وہاں ٹھہر جاتی ہے اور وہاں سے ایک روشنی کا دروازہ کھول دیتی ہے جو بعض چمکتے ہوئے اعداد و شمار کی صورت میں یا تصویروں کی صورت میں آپ کو پردے پر نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پس تفکّر اِس بات کو کہتے ہیں۔ عقل پہلا مقام ہے اور تفکّر اوپر کا اور بعد کا مقام ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو عام باتیں دیکھ کر اُن سے ہدایت پانے سے محروم رہیں اُن کے متعلق قرآن کریم بار بار یہی فرماتا ہے (وہ کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔ ناقل) پھر ایک موقعہ پر فرمایا .... (تم اندھے ہو، بہرے ہو، گونگے ہو، تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔ ناقل) (سورۃ البقرہ: آیت ۱۷۳)۔ تم عقل نہیں کرتے عقل نہیں کرتے۔ بار بار ایسی باتیں بیان فرماتے ہوئے جہاں جہاں توقع کی جاتی ہے کہ عام آدمی دیکھ کر اُن کو معلوم کر لے گا۔ جب کچھ لوگ ایسے نظر آتے ہیں کہ وہ عام سادہ باتیں دیکھ کر پھر بھی اُن کو نہیں دیکھتے اور ان سے استفادہ نہیں کرتے تو قرآن کریم ان کو متنبہ کرتا ہے کہ تم عقل کیوں نہیں کرتے۔ یہ تو صاف نظر آنے والی باتیں ہیں۔ اس میں فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ غور اور تدبّر کا مقام نہیں ہے، تو صاف یہ مضمون سمجھ آ جانا چاہیئے تھا۔ چنانچہ فرمایا کہ جب یہ لوگ بار بار نظر آنے والی چیزوں کو دیکھنے کے باوجود اُن کا پیغام سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں تو ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے .... کہ گونگے بہرے اور اندھے ہو جاتے ہیں۔ گویا حواسِ خمسہ ہیں تو سہی لیکن اندر کوئی پیغام نہیں پہنچاتے۔ معطّل ہو چکے ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ .... عقل نہیں کرتے۔ تو عقل سے مراد یہ ہے کہ حواسِ خمسہ سے جو ظاہری دکھائی دینے والی چیزیں ہیں، وہ بظاہر نظر آتے ہوئے بھی پھر آدمی اُن سے استفادہ نہ کرے۔ فکر کا مضمون جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے، قرآن کریم نے زیادہ گہرے مضامین کے لئے استعمال فرمایا ہے .... (سورۃ الاعراف: آیت ۱۸۵)۔ اگر اُن کو ایک نبی کی صداقت کا ظاہری طور پر علم نہیں ہو سکتا تو غور و فکر کیوں نہیں کرتے اور باتوں کے علاوہ یہ کیوں نہیں غور کرتے کہ اس شخص میں جنون کی علامتیں نہیں پائی جاتیں اور جو باتیں کر رہا ہے۔ اُن کے نتیجے میں یہ تمہارے ہاتھوں سے نقصان اُٹھا رہا ہے تمہارے سے ماریں کھاتا ہے، گالیاں کھاتا ہے۔ ہر قسم کی ذلتیں برداشت کرتا ہے اور ان شدید تکلیفوں میں سے گذرتا چلا جا رہا ہے۔ صبر کے ساتھ اور پھر بھی باتیں کہنے سے باز نہیں آتا۔ یہ علامت تو جنون کی ہوا کرتی ہے یا پھر بہت ہی صاحبِ فہم اور صاحبِ عقل انسان ہو گا جو راستی پر قائم ہے ورنہ اس کو یہ توفیق نہیں مل سکتی۔ یہ سوچنے کی باتیں ہیں۔ فرمایا: تم جانتے ہو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت ہی صاحبِ عقل و فہم انسان ہیں۔ پھر اُن کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسا جھوٹ بنا رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ان کو مصیبت پر مصیبت پڑتی چلی جاتی ہے۔ اگر یہ سچے نہ ہوتے تو یہ علامتیں مجنون کی علامتیں ہیں۔ یہ مراد ہے۔ تو دیکھیں اس پر استدلال کے ذریعہ آپ نے ایک نتیجہ نکالا۔ غور و فکر کے نتیجے میں آپ نے ایک مضمون حاصل کیا۔ اس لئے قرآن کریم فرماتا ہے .... یہ فکر کیوں نہیں کرتے۔ اِن باتوں پر۔ پھر فرمایا .... (سورۃ البقرہ: آیات ۲۲۰ - ۲۲۱)۔ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ایسی آیات ظاہر فرما دی ہیں .... تاکہ تم غور و فکر کرو۔ کاش کہ تم فکر کرو .... اب آخرت کا جو مضمون ہے وہ براہِ راست انسان کی سمجھ میں نہیں آیا کرتا۔ کیونکہ ایک ایسی دنیا سے تعلق رکھتا ہے جو نظر سے غائب ہے۔ وہ صرف اس طرح سمجھ آ سکتا ہے کہ دنیا کے مضمون پر پہلے فکر کرو، غور کرو اور اس کے نتیجے میں پھر تم آخرت کے مضمون کو سمجھنے لگ جاؤ۔ تو محض عقل کافی نہیں بلکہ تفکّر ضروری ہے۔ پھر فرمایا .... (سورۃ الحشر: آیت ۲۲)۔ اے بنی نوعِ انسان! دیکھو یہ کلامِ الٰہی کتنا عظیم ہے کہ اگر ہم اس کو پہاڑوں پر بھی نازل کرتے تو پہاڑ خدا کی خشیت اور اس کے رعب سے جھک جاتے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے .... یہ مثالیں ہیں جو لوگوں کے لئے ہم بیان کر رہے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔

اب یہ مضمون ایسا ہے جو براہِ راست نہیں سمجھ آتا کہ قرآن کریم پہاڑوں پر نازل ہو۔ پہاڑوں پر کیسے نازل ہو؟ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے کیسے ہوں؟ یہ مضمون ایسا نہیں ہے جو بالبداہت صاف دکھائی دینے والا مضمون ہو۔ اس لئے یہاں فکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا لفظ استعمال فرمایا۔ تو فرمایا کہ جو دوسری مثال ہے۔ جو شہد کی مکھی کی مثال ہے۔ اس کے مضمون کو سمجھنے کے لئے تمہیں صاحبِ فکر ہونا پڑے گا۔ اگر تم تفکّر کرو گے اور عقل کا چراغ لے کر نکلو گے۔ مضامین کی تلاش میں تو اس آیت میں تمہیں عظیم الشّان مضامین ملیں گے اور یہ ہم تمہیں تنبیہ کر رہے ہیں کہ سرسری طور پر اس آیت سے نہ گزر جانا۔ ٹھہرو۔ غور کرو۔ فکر کرو اور معلوم کرو کہ اس میں تمہارے لئے کیا پیغام ہے۔

شہد کی مکھی کے مضمون پر بہت ہی عالمانہ کتب لکھی جا چکی ہیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ان کتب کی روشنی میں آپ کو اس مکھی کے حالات کی تفصیل بتاؤں تا کہ تفکّر کا حق پورا ہو۔ لیکن چونکہ جمعہ کا وقت تھوڑا ہوتا ہے اور تفصیل سے اس مضمون کا حق ادا کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس لئے سردست مَیں نے اِس حصّے کو نظر انداز کر دیا ہے پھر اگر توفیق ملی تو کسی وقت تفصیل سے اِس مضمون پر روشنی ڈالوں گا۔ یہاں سردست اتنا بتانا کافی ہے کہ (ایمان والوں) کی جماعت جو کہ آپ ہیں۔ وہ الٰہی جماعت جو الہام کی روشنی میں پرورش پاتی ہے اور الہام کی تعلیم سے اس کو تعلیم دی جاتی ہے اور وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد پھر اس کو اپنے عمل میں ڈھال دیتی ہے اور تعلیم کا تتبع کرتی ہے اور تکبّر کے ساتھ نہیں بلکہ عاجزانہ طور پر بغیر کسی انانیّت کے، بغیر سوال اٹھائے ان راہوں پر چل پڑتی ہے جو راہیں خدا تعالےٰ ان کے لئے مقرر فرماتا ہے اور پھر وہ اس کے نتیجے میں روحانی رزق حاصل کرتی ہے اور جو بھی اس کو روحانی رزق ملتا ہے، اُسے مزید اعلیٰ بناتی چلی جاتی ہے فکر اور تدبّر کے ذریعے تو (فکر کرنے) کا مضمون اس طور پر اندرونی طور پر بھی اس آیت پر اطلاق پا رہا ہے یعنی جب (ایمان والے) کو روحانی غذا ملتی ہے تو وہ ایسی نہیں رہتی۔ جب وہ تفکّر کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس غذا میں ایک جلا پیدا ہو جاتی ہے اور ایک نئی چیز اس سے پیدا ہو جاتی ہے اور پھر جو کچھ اس کو خدا تعالےٰ عطا کرتا ہے وہ اپنے تک نہیں رکھتا بلکہ غیروں کے فائدے کے لئے نکال لیتا ہے اور اس سے اس میں بنی نوع انسان کی روحانی بیماریوں کے لئے عظیم الشّان شفاء پیدا ہو جاتی ہے۔

روحانی امور میں تفکّر کی عادت ڈالیں

(جماعت کی اہمیت کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا)

آپ کے لئے ضروری ہے کہ روحانی امور میں تفکّر کی عادت ڈالیں اور جو کچھ سوچا کریں، اس کو الہام کی روشنی میں سوچا کریں۔ انانیّت کے ساتھ نہیں کیونکہ انانیّت کے ساتھ اگر قرآن کریم کی کسی آیت پر آپ غور کریں گے تو آپ کا نفس آپ کو دھوکہ دے دے گا اور اس کے نتیجے میں شیطانی خیالات تو پیدا ہو سکتے ہیں، حقیقی معنوں میں قرآن کا عرفان نصیب نہیں ہو سکتا پس (اللہ کے بتائے ہوئے رستوں پر چلنے) میں بہت ہی گہرا پیغام ہے کہ اپنے نفس پر بلاوجہ اعتماد کرتے ہوئے اور تکبّر کا رنگ اختیار کرتے ہوئے روحانی مضمونوں کو تم نہیں پا سکتے۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ انکسار اختیار کرو۔ عاجزی اختیار کرو۔ اپنے آپ کو لاشئی محض سمجھتے ہوئے قرآن اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعلیم کی پیروی کرو اور پھر اس کی جُگالی کیا کرو۔ کیونکہ "فکر" میں مضمون کی جُگالی کا مضمون داخل ہو جاتا ہے۔ پھر عقل کی روشنی پکڑو یعنی تقویٰ کے ساتھ۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے، یہاں عقل سے مراد تقویٰ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعریف سے یہ بات ثابت ہے۔ پھر جیسا کہ "فکر" کا معنی ہے کہ عقل کا چراغ لے کر انسان مضامین کا تتبع شروع کر دے تو اس مضمون میں یہاں یہ مطلب بنے گا کہ تقویٰ کی روشنی لے کر نکلو اور نئے نئے مضامین حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر اُن مضامین سے جو کچھ تم حاصل کرو۔ اس کو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے رائج کر دو اور یقین رکھو کہ اس میں بنی نوع انسان کے لئے عظیم الشّان شفاء ہو گی۔ تم میں سے ہر ایک الگ الگ ہیں، ہر ایک کی عقلیں الگ الگ ہیں۔ ہر ایک کی فکریں الگ الگ ہیں۔ اس لئے بظاہر ایک ہی چیز کا رس چوس رہے ہو گے یعنی الٰہی تعلیمات کا لیکن تمہارے اندر سے نئے نئے رنگ کے مضامین نکلیں گے اور ہر رنگ کے مضمون میں ایک شفاء ہو گی۔ پس جماعت کی مجموعی طاقت کا راز اس بات میں ہے کہ وہ قرآن کریم کے پھولوں کا رس چوسے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پاکیزہ کلمات کا رس چوسے اور پھر تفکّر اختیار کرے اور عاجزی کے ساتھ ایسا کام کرے۔ تکبّر کے ساتھ نہیں۔ اپنے نفس پر بناء کرتے ہوئے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی ذات پر بناء کرتے ہوئے اور وحی کی روشنی میں۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب ہم وحی تک واپس پہنچتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پھر عام انسانوں میں صاحبِ وحی انسان یعنی جن کی خاطر وحی نازل ہوئی۔ جنہوں نے وحی پر عمل کیا وہ پیدا ہوتے ہیں اور پھر جب وہ غور و فکر کرتے ہیں تو پھر اُن میں سے وہ انسان پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو بطورِ خاص وحی نصیب ہوتی ہے اور جن کو وحی نصیب ہو جائے اُن کا علم پھر کامل ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ ہیں پھر جو صحیح معنوں میں شہد پیدا کرتے ہیں پس آپ دیکھیں کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ) کے علاوہ بھی تو ماضی میں کتنے بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن پر بھی غور کیا، حدیث پر بھی غور کیا اور اچھے اچھے مضامین نکالے۔ مگر وہ شفاء کا رنگ، وہ حسن اور وہ جمال اور وہ خوشبو جو حضرت (بانیٔ سلسلہ) کے کلام میں آپ کو ملتی ہے۔ جو آپ نے وحی پر غور کرنے کے بعد وحی کی روشنی میں مضامین حاصل کئے ہیں اُن کا رنگ ہی اور ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ پھر اس مقام کی طرف آگے بڑھو جس میں تم خود بحیثیت ایک ذات کے صاحبِ وحی بن جاؤ گے اور جب تم صاحبِ وحی بن جاؤ گے تو پھر یقینی طور پر تمہارے کلام میں شفاء پیدا ہو جائے گی اور تمہارے مضامین بہت اعلیٰ درجے کا رنگ اختیار کر لیں گے۔

اپنی عقلوں کے خلاصے امام جماعت تک پہنچائیں

شہد کی مکھی کی مثال میں نے پہلے بھی ایک دفعہ دی تھی۔ یہ جماعت احمدیہ کے اوپر عمومی طور پر بھی اطلاق پاتی ہے اور ایک سے زیادہ صورتوں میں اطلاق پاتی ہے۔ شہد کی مکھیاں پھولوں میں گھومتی ہیں۔ مختلف پھلوں تک پہنچتی ہیں اُن کے رس چوستی ہیں اور ایک غذا بناتی ہیں جس کو شہد کہا جاتا ہے اور اس غذا کے رنگ بھی مختلف ہیں، ان کی تاثیریں بھی مختلف ہیں لیکن اس کے علاوہ جب وہ اس غذا کو استعمال کرتی ہیں تو اس میں سے ایک اور اعلیٰ درجے کی غذا بھی نکالتی ہیں۔ یعنی شہد میں سے ایک شہد کا رس نکالتی ہیں اور اس کا نام رائل جیلی ROYAL JELLY ہے یعنی شاہی جیلی۔ وہ اپنے لئے نہیں رکھتیں یا کچھ استفادہ کرتی ہوں گی ضرور اس سے۔ وہ اس کو شہد کی مکھی کے حضور پیش کر دیتی ہیں اور وہ شہد کی مکھی دراصل صرف پھولوں کے رس سے پیدا ہونے والے شہد پر نہیں بلکہ اس شہد کے خلاصے پر پل رہی ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں اس میں غیر معمولی طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ روحانی طور پر بہت زیادہ اولاد پیدا کرنے کی اہلیت اختیار کر جاتی ہے۔ پس اس پہلو سے بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت احمدیہ پر یہ مثال بعینہٖ صادق آتی ہے۔ مختلف احمدی جب کلامِ الٰہی پر غور کرتے ہیں یا دنیا کے پھولوں کے رس چوستے ہیں، ان سے عقل حاصل کرتے ہیں تو ایک شہد بنا رہے ہوتے ہیں۔ جس سے وہ دنیا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں اور پھر اس شہد میں سے جو نہایت اعلیٰ درجے کا نکتہ اُن کو سمجھ آتا ہے وہ مجھے لکھ دیتے ہیں یا ملاقات کے وقت پیش کرتے ہیں تو جو باتیں میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں دراصل یہ آپ سب کے بھیجے ہوئے تحفے ہیں جن کا خلاصہ مجھ تک پہنچتا ہے اور پھر مَیں دوبارہ تقسیم کر رہا ہوتا ہوں اور یہی مثال (امامت) احمدیہ کے ہر (امام) پر صادق آتی ہے (آئمہ) کا جو مقام ہے وہ محض عطا کرنے والا مقام نہیں ہے بلکہ وہ حاصل بھی کر رہے ہوتے ہیں اور اس پہلو سے اُن کو وہ مضامین مسلسل مل رہے ہوتے ہیں جو براہِ راست آپ تک نہیں پہنچ رہے۔ ساری دنیا کی جماعت کی عقلوں کا خلاصہ اس تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اس لئے جب کوئی دوست مجھے کوئی بات لکھتے ہیں تو مَیں کبھی یہ نہیں سوچتا اور اس بات کو میں تکبّر اور فسق سمجھتا ہوں کہ یہ کہہ کر اس کو ردّ کر دوں کہ کسی عام آدمی کا کیا کام ہے کہ مجھے سمجھائے۔ بعض دیہاتی آدمی، بعض قریباً اَن پڑھ لوگ، بعض ایسے احمدی جو خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے، اِس حد تک کہ خط بھی نہیں لکھ سکتے۔ وہ کسی سے لکھواتے ہیں اور بعض دفعہ معرفت کا ایسا نکتہ لکھ کے بھیجتے ہیں کہ روح عش عش کر اُٹھتی ہے اور اس کو مَیں پکڑتا ہوں اور اس سے مَیں استفادہ کرتا ہوں تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ رائل جیلی ROYAL JELLY جو آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیار کریں گے۔ اس سے (امام جماعت) طاقت پائیگا اور اس سے اس کے اندر روحانی قوتیں پیدا ہوں گی۔ اس لئے ہمیشہ اپنی سوچوں کا نچوڑ (امام جماعت) کے سامنے پیش کرتے رہیں۔ اس سے ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہو گا کہ جہاں آپ ایسی غلطی کر رہے ہوں کہ اس سے خطرہ ہو کہ آپ کی یہ سوچ نقصان کا موجب ہو اور (امام جماعت) محسوس کرے کہ یہ وحی کے تابع اُن رستوں کی سوچ نہیں ہے جن کو "سُبُلَ رَبِّکِ" قرار دیا گیا ہے بلکہ اُن سے ہٹ کر ہے تو وہ آپ کو متنبہ کر دے گا کہ اس پھول پر منہ نہ مارنا۔ یہ زہریلا پھول ہے۔ نہ اس سے خود اپنے لئے کچھ بناؤ، نہ کسی اور کے لئے بناؤ۔ اور ضمناً میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ بعض دفعہ شہد کی مکھیاں زہریلے پھول پر بھی منہ مارتی ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ وہ صرف اچھے پھول پر ہی منہ مارتی ہیں اور اگرچہ بہت کم ایسا ہوا ہے مگر دنیا کے لئے چونکہ عبرت کا مضمون بیان ہو رہا ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے شہد کی مکھیوں میں یہ خدشہ بھی ہمیں بتا دیا کہ بعض شہد کی مکھیاں بعض دفعہ زہریلا شہد بنا لیتی ہیں اور وہ شہد بڑا سخت نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض صورتوں میں مہلک بن جاتا ہے۔ چنانچہ محققین نے غور کر کے، تحقیق کر کے پتہ کیا ہے کہ کہاں کہاں کن علاقوں میں ایسے خطرات موجود ہیں مگر بالعموم شہد اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، شفاء ہی کا موجب ہے تو یہ بتانا مقصود ہے اس تجربے میں کہ بعض دفعہ تم شہد کی تلاش کرتے کرتے زہر بھی اکٹھا کر سکتے ہو تو وحی کے تابع رہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (امام جماعت) جس کو خدا تعالیٰ نے تم پر نگران مقرر کیا ہے، تم اس کے سامنے رائل جیلی ROYAL JELLY کے طور پر اپنی عقلوں کا نچوڑ پیش کیا کرو اور ہر بات نہیں پیش کرنی۔ اس میں حکمت ہے ورنہ تو (امام جماعت) کو کسی بات کے سوچنے کا وقت ہی نہ ملے۔ اگر کروڑ احمدی اور آگے سے اللہ کے فضل کے ساتھ پتہ نہیں کتنے ارب بننے والے ہیں، وہ ہر بات لکھیں اور ہر بات کو وہ اپنی عقل کا خلاصہ قرار دیں تو یہ تو ناممکن ہے کہ ان خطوں کو کوئی (امام جماعت) سرسری طور پر بھی پڑھ سکے۔ اس لئے رائل جیلی ROYAL JELLY کا مضمون آپ کو یہ ہدایت کر رہا ہے کہ پہلے اُن ساری باتوں پر غور کر کے اس کا خلاصہ بنایا کریں اور جب آپ سمجھیں کہ ایک نہایت ہی اعلیٰ اور لطیف معرفت کا نکتہ ہاتھ آ گیا ہے جو اس لائق ہے کہ اس کو (امام جماعت) کے سامنے پیش کیا جائے تو پھر آپ پیش کیا کریں اور پھر وہ آپ کی حفاظت کرے گا، اگر وہ سمجھے گا کہ اس میں غلطی سے، عمداً نہیں، زہریلی سوچ کا کوئی حصہ داخل ہو گیا ہے تو وہ آپ کو سمجھائے گا۔ چنانچہ میں ایسے ہی کرتا ہوں۔ بعض دفعہ لوگ اپنی طرف سے بڑا معرفت کا نکتہ بھیجتے ہیں اور مجھے اس میں زہر نظر آ رہا ہوتا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوتا ہوں کہ اگر وہ اس سوچ سے نہیں بچیں گے تو ان کو بھی ھلاک کر دے گی۔ میں اُن کو محبت اور پیار سے سمجھاتا ہوں کہ ان سوچ کی راہوں سے باز آجائیں اور .... اکثر احمدی بہت ہی پیارا رد عمل دکھلاتے ہیں۔ کہتے ہیں (اللہ آپ کو جزا دے) ہم سمجھ گئے ہیں کہ ہم کیا غلطی کر رہے تھے اور ہم توبہ کرتے ہیں تو یہ ہے وہ مضمون جو اِن آیات میں بیان ہوا ہے۔ اگرچہ سارا مضمون تو بیان کرنے کا وقت نہیں تھا مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ اہم باتیں جو جماعت کے سامنے رکھی جانی چاہئیں تھیں۔ ان میں سے ایک حصہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں ان مضامین پر مزید غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو وہ شہد کی مکھی بنا دے جو خدا کی وحی کے تابع اس کے رستوں پر نہایت عجز و انکساری کے ساتھ چلتی ہے اور روحانی پھلوں پر منہ مارتی ہے اور ان سے وہ شراب نکالتی ہے جو شفاء عطا کرنے والی شراب ہے، بہکانے والی شراب نہیں ہے۔"

خبریں

ملکی خبریں

○ اسلام آباد میں ہونے والی کل جماعتی کانفرنس میں چاروں وزراء اعلیٰ قومی اسمبلی کے سپیکر سینٹ کے چیئرمین، اور اپوزیشن لیڈر شرکت کریں گے۔ اجلاس کے شرکاء کو دفتر خارجہ مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں بریفنگ دے گا۔

○ بھارت نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اقوام متحدہ کا کردار قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی سفیر نے اصرار کیا ہے کہ یہ مسئلہ پاکستان اور بھارت کے درمیان براہ راست مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے۔

○ بھارتی فوج کے ہاتھوں حریت پسندوں کی شہادت پر آج سری نگر، سوپور اور مقبوضہ کشمیر کے دوسرے شہروں میں ہڑتال رہی۔ سوپور میں دکانیں بند رہیں۔ تاہم ٹریفک جاری رہی۔

○ سری نگر میں آج بارہ گھنٹے کے لئے کرفیو اٹھایا گیا۔ پولیس کی جانب سے گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ حریت پسندوں کی گرفتاری کے لئے حکومت مختلف مقامات پر چھاپے مار رہی ہے۔

○ فاروق عبداللہ اور بھارتی حکومت کے درمیان دوبارہ وزارت اعلیٰ سنبھالنے کے سلسلہ میں ہونے والے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ یہ خبر بی بی سی نے دی ہے۔

○ صوبہ سندھ کے شہر نواب شاہ میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ حیدر آباد میں پہلے ہی کرفیو نافذ ہے۔ حیدر آباد کے جس علاقے میں کرفیو نافذ نہیں تھا اس میں ایک شخص کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ ممتاز شیعہ عالم دین علامہ نصیر الاجتہادی حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے مرحوم کی عمر ٥٩ سال تھی۔

○ پنجاب اسمبلی کا اپوزیشن گروپ لاقانونیت کے خلاف جلوس نکالے گا۔

○ واپڈا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ آئندہ چند ہفتوں میں کم ہو جائے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ جموں و کشمیر میں حالات ابھی تک سخت کشیدہ ہیں اور متعدد جگہ پر ہنگامی حالت نافذ ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایک پل اور ایک مکان کو شدید نقصان پہنچا ہے بھارتی فوج نے اپنی کارروائیاں تیز کر دی ہیں اور مکانوں پر چھاپے مار کر گرفتاریاں کر رہی ہے۔

○ لبنان میں عیسائی گروپوں کے درمیان لڑائی میں مزید ٤٦ افراد ہلاک ہو گئے ہیں گذشتہ ایک ہفتے سے شروع ہونے والی اس لڑائی میں جس میں متحارب گروپ جنرل عون کے حامی اور لبنانی فوج ہیں۔ ہفتے کے روز تین گھنٹے کی جنگ بندی کے بعد دوبارہ شدید جنگ شروع ہو گئی جس میں شہری علاقے پر گولہ باری کی گئی۔ جس سے سکولوں، ہسپتالوں اور پانی کے اسٹاک کو نقصان پہنچا اور مختلف عمارتوں میں آگ لگ گئی۔

○ سوویت یونین سنٹرل کمیٹی کا اجلاس عنقریب ماسکو میں منعقد ہو رہا ہے جس میں اقتدار پر کمیونسٹ پارٹی کی اجارہ داری کو ختم کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے علاوہ دیگر اہم معاملات پر بھی غور کیا جائے گا۔ ان تجاویز میں کثیر الجماعتی نظام کو رائج کرنے پر بھی غور کیا جائے گا اور اقلیتوں کو اپنے موقف کے دفاع کا حق دیا جائے گا۔

○ امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر آئندہ ہفتے روس کا دورہ کریں گے جہاں وہ سپریم سوویت کی کمیٹی سے خطاب کریں گے اور ممبروں کے سوالات کے جوابات دیں گے۔ اس طرح جیمز بیکر سپریم سوویت کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرنے والے پہلے امریکی وزیر خارجہ ہونگے۔

○ نسلی امتیاز کی مخالف تنظیموں کے طلباء کا اجلاس پیرس میں ہو رہا ہے طلباء نے صدر متراں سے ملاقات کی۔

"دعا سے آخری فتح ہو گی اور انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے۔"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ٣٢٣)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب لکھتے ہیں۔

مکرم ایڈیٹر صاحب نے ۲۰ جنوری ۱۹۹۰ء کے ایڈیٹوریل "نوکری سے ہٹ کر" میں بجا طور پر حضور کے حوالہ سے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ پڑھائی کا مقصد اور اس کے بعد منزل مقصود فقط سرکاری نوکری نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اور دروازے بھی کھٹکھٹائے جا سکتے ہیں۔ خاص طور پر تجارت کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں تنوع بھی ہے۔ وسعت بھی اور مالی منفعت بھی۔ یہ بھی بجا طور پر کہا گیا کہ تکمیل تعلیم کے بعد نوکری دلانا حکومت کا فرض ہی نہیں بن جاتا۔ بات بالکل درست ہے لیکن اس کے باوجود اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ تعلیم کے لئے بہتر منصوبہ بندی کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس میں عموماً کوتاہی دو تین وجوہ سے ہوتی ہے۔ یعنی یا تو اس ضروری امر کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ مثلاً مختلف مضامین میں ایم۔ اے کروانے کے لئے مختلف اداروں کو اجازت تو دے دی جاتی ہے لیکن آج تک کسی نے یہ نہیں سوچا کہ ملک کو مثلاً اکنامکس میں کتنے ایم۔ اے حضرات درکار ہیں یا فارسی میں کتنے ایم اے کی ضرورت ہے۔ نہ داخلہ پر کوئی پابندی ہے نہ اداروں کو نئے مضامین میں ایم۔ اے کروانے کی اجازت کے لئے کوئی اصول وضع کیا گیا ہے۔ ہاں پیشہ ورانہ تعلیم میں بعض جگہ پابندی عائد کی گئی مگر احتجاج کا ریلا آیا اور سارے بند توڑتا ہوا اسے بہا کے لے گیا۔ مثلاً میڈیکل کالجوں کی سیٹوں میں تدریجاً کمی کا پروگرام بنایا گیا مگر یہ فیصلہ احتجاج اور سیاسی دخل اندازی کا شکار ہو گیا۔ بعض اوقات یہ بھی ہوا کہ ماہرین تعلیم نے دور اندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے ایسے فیصلے کئے جو طلب اور رسد کے اصول کے مطابق تھے اور یہ ضبطِ تحریر میں بھی لائے گئے۔ مثلاً تربیتِ اساتذہ کے لئے جو کورس اور اس سے متعلقہ قوانین ترتیب دئے گئے تو ان میں بالوضاحت یہ تحریر کر دیا گیا کہ داخلوں سے قبل یہ متعین کیا جائے کہ آئندہ چند سالوں میں فلاں مضمون کے لئے اتنے اساتذہ کی ضرورت ہو گی اور داخلے اس کے مطابق کئے جائیں۔ بات نہایت مناسب تھی۔ مگر اس میں سقم یہ رہ گیا کہ یہ نشاندہی نہ کی گئی کہ کونسا ادارہ اس امر کا جائزہ لے گا اور پھر اس کے لئے کیا نظام ہو گا جو اس پہ عمل کروائے گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تعلیمی نقطۂ نظر سے ایک اچھی سفارش ادھوری ہونے کے باعث محض بے کار ہو کر رہ گئی۔ اور داخلے پرانی ڈگر پہ چلتے رہے، اصل میں جب تک منصوبہ بندی کے مختلف مراحل متعین نہ کر لئے جائیں اور ان پر عمل کروانے کے لئے واضح ہدایات شامل نہ کر دی جائیں یا ایسا نظام نہ وضع کر لیا جائے جو ان سفارشات کو عملی صورت دینے کا ذمہ دار ہو گا تو سفارشات اچھی ہونے کے باوجود بے کار ہو کر رہ جاتی ہیں، اس لئے تعلیم میں بہتر منصوبہ بندی از حد ضروری ہے۔

بقیہ: بقیہ گرفتاری

گرفتار شدگان میں سے ایک مکرم محمد اکبر صاحب کوٹلی آزاد کشمیر سے اپنے ذاتی کام سے "وقوعے" کے اگلے روز ایبٹ آباد آئے، اور صاحبزادہ صاحب کے گھر گئے۔ وہاں پر موجود ایک پولیس والے نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ قادیانی ہیں۔ انہوں نے کہا ہیں احمدی ہوں۔ اس پر ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

ایف آئی آر کا مکمل متن درج ذیل ہے

تھانہ میرپور مقدمہ نمبر ۵ ضلع ایبٹ آباد
وقوعہ ۱۲، جنوری ۱۹۹۰ء اندراج رپورٹ ۱۳، جنوری ۱۹۹۰ء ۱۵-۱۱ بجے دن 15-15PM
رپورٹ کنندہ۔ وقار گل جدون صدر ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد زیر دفعہ ۲۹۸/C
جائے وقوعہ مکان ازاں عبدالرشید نمبر ۶۳۴ نزد جب پل مانسہرہ روڈ جانب جنوب بفاصلہ ۲/۴ کلومیٹر از تھانہ تحریری رپورٹ مقدمہ درج ہوا۔ بطور سپیشل رپورٹ مستغیث مندرجہ خانہ نمبر ۳ بالا نے ایک تحریری رپورٹ بوساطت جناب DC صاحب ایبٹ آباد لا کر پیش کی۔

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر ضلع ایبٹ آباد۔

جناب عالی مودبانہ التماس ہے کہ کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۲، جنوری ۱۹۹۰ء سہ پہر ہم اپنے دفتر واقع ماڈل کمپنی جناح روڈ ایبٹ آباد میں موجود تھے کہ ہمیں اطلاع ملی کہ مانسہرہ روڈ جھنگی میں صاحبزادہ عبدالرشید کے مکان نمبر ۶۳۴ میں مرزائیوں کا ایک اجتماع ہو رہا ہے۔ اس خبر کے ملتے ہی ختم نبوت یوتھ فورس کے ارکان موقعہ پر پہنچے۔ جس وقت ہم پہنچے ۳-۱۵ بجے تھے تو وہاں سے بآواز بلند تلاوت قرآن مجید کی آواز آ رہی تھی۔ اس اثناء میں عصر کی اذان بلند آواز سے پڑھی گئی۔ صاحبزادہ کے گھر پر کافی تعداد میں گاڑیاں موجود تھیں۔ جن میں سرخ رنگ کے بینر بھی آویزاں تھے جن پر قرآنی آیات درج تھیں۔ ان تمام حالات کی رپورٹ ہم نے تھانہ میرپور کے روزنامچہ میں درج کرائی۔ متعلقہ تھانہ کے اے ایس آئی نے ایک ہیڈ کانسٹیبل کو موقعہ پر روانہ کیا۔ جس کے ساتھ ہمارے ارکان ختم نبوت موجود تھے۔ اس کے علاوہ موقعہ پر تمام سرکاری ایجنسیاں بھی موجود تھیں جن کے سامنے اس اجتماع کی کارروائی شام تک جاری رہی۔ جس کی رپورٹ آپ ان سے طلب کر سکتے ہیں۔

جناب عالی یہ تمام واقعات صدارتی آرڈیننس ۱۹۸۴ء زیر دفعہ ۲۹۸/C کے تحت جرم ہیں۔

اس اجتماع سے ہمارے مذہبی جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے صاحبزادہ عبدالرشید اور حاضرین اجتماع کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ الداعی صدر و اراکین ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد وقار گل جدون ۱۳/۱/۱۹۹۰ - تحریری رپورٹ پر جناب DC صاحب نے ذیل تحریر فرمایا

SHO/M.Pm Register the case Immediately کارروائی تھانہ موصولہ رپورٹ حرف بحرف درج ہو کر مقدمہ بجرم بالا قائم ہوا۔ نقل پوچہ لے کر مصروف تفتیش ہوں۔

دستخط پولیس افسر

(نقل بمطابق اصل)

تعارف: افاضات ملفوظات

کتاب کا نام "افاضات ملفوظات" ہے۔
(۵ فروری کے شمارہ میں ص۵ کیلئے نوٹ)

تبدیلی نام

○ میں اپنا نام مہ جبیں سے تبدیل کر کے نرگس یونس رکھنا چاہتی ہوں۔ لہٰذا آئندہ مجھے نرگس یونس سے پکارا جائے۔

نرگس یونس بنت چوہدری محمد سعید
دارالرحمت غربی ربوہ

ہمارا نصب العین۔ بہتر اور بے لوث خدمت
ربوہ اور گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ، ربوہ
پروپرائیٹرز: نعیم الرحمن ضیاء، عزیز احمد خان
فون گھر ۴۱۴

○ نرینہ اولاد سے محروم
○ بے اولاد ○ اٹھراء
○ سوکھا، گرمی، گیس
کا
علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ ۴۳۱ ۷۶۴۹۷

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
-ابن-
حکیم نظام جان

برانچیں:
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالر والہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایبٹ آباد کے صاحبزادہ عبدالرشید سمیت چار احمدیوں کی گرفتاری

قرآن کریم کی باآواز بلند تلاوت کرنے سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے: ایف آئی آر میں الزام

ایبٹ آباد کے چار احمدی احباب کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے، قرآنی آیات کے بینر آویزاں کر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان احباب میں محترم صاحبزادہ عبدالرشید صاحب، مکرم رانا کرامت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ مانسہرہ، مکرم محمد اکبر صاحب اور مکرم رانا محمد یوسف صاحب (ان کی عمر ۸۰ سال کے لگ بھگ ہے) شامل ہیں۔

واقعات کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء کو مکرم صاحبزادہ عبدالرشید صاحب کے گھر پر بعض احمدی اکٹھے ہوئے۔

اگلے روز ۱۳ جنوری کو تھانہ میرپور ضلع ایبٹ آباد میں وقار گل حیدون صدر مجلس ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کی درخواست پر محترم صاحبزادہ عبدالرشید صاحب اور دیگر اہل جلسہ کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ اس میں کہا گیا کہ قرآن کی باآواز بلند تلاوت کرنے، قرآنی آیات کے بینر آویزاں کرنے سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ عصر کی نماز کی اذان دی گئی ہے۔ یہ ساری باتیں جماعت احمدیہ کے خلاف صدارتی آرڈی ننس نمبر ۲۰ کی خلاف ورزی ہے۔ اس ایف آئی آر پر ڈپٹی سی ایبٹ آباد نے فوری کیس درج کرنے اور کارروائی کا حکم دیا۔

محترم صاحبزادہ عبدالرشید صاحب نے ۱۴ جنوری کو عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کروا لی۔ جس کی توثیق ۱۶ جنوری کو ہونی تھی۔ لیکن پولیس نے عبوری ضمانت کے باوجود صاحبزادہ صاحب کو زیر دفعات ۱۰۷، اور ۱۶، ایم پی او رات بارہ بجے ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب کے گھر ہری پور سے گرفتار کر لیا۔ صاحبزادہ صاحب کو ہتھکڑی لگا کر لے جایا گیا۔ اگلے روز ان کی درخواست ضمانت کی بھی توثیق نہیں ہوئی۔ لہذا اس اسیر راہ مولا کو جیل بھیج دیا گیا۔

دیگر تین احباب کو گرفتار کرنے کے بعد پولیس دیگر احمدیوں کو بھی ہراساں کرتی رہی ہے۔ ان اسیران کی درخواست ضمانت ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ۲۸ جنوری کو مسترد کر دی۔ اب سیشن جج ایبٹ آباد کی عدالت میں ضمانت کی درخواست دائر کی گئی ہے۔

بقیہ ! صفحہ پر

تریاق اٹھرا اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں قیمت مکمل کورس -/۶۰

نور کاجل آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے قیمت -/۵ روپے فی شیشی

نور نظر اولاد نرینہ کے لئے تجربہ شدہ گولیاں قیمت مکمل کورس -/۳۰۰

زوجام عشق موتی و کستوری والا نمبر ۱ مکمل کورس -/۳۶۰

اکسیر معدہ ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن قیمت -/۵، -/۱۰، -/۲۰

قند شفاء نزلہ، زکام، کھانسی کیلئے مفید اور آسان جوشاندہ قیمت فی ڈبی -/۷

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ۔ ربوہ
فون
دکان ۔۔۔ ۵۳۸
رہائش ۔۔۔ ۳۳۸

شریف گولڈ سمتھ
فون: ۶۴۹ - ۱۸۱
اقصیٰ روڈ ربوہ

PILES CAP
پائلز کیپ
خونی و بادی بواسیر کا شافی علاج۔ سالہا سال کی آزمودہ، مجرب اور تیر بہدف دوا۔ جس کے استعمال سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل شفا ہو جاتی ہے۔
قیمت ۱۵ یوم کورس -/۴۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
تیار کردہ **احمدیہ یونانی دواخانہ** رحمت بازار، ربوہ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶ ربینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری، ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم سرما کے اوقات کار:
ہر اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ تا ۱۲ بجے
شام ۴½ تا ۷ بجے رات
ہر جمعہ کو صبح ۱۰ سے ۱۲ بجے تک
شام دواخانہ بند رہے گا
ہر ہفتہ کو دواخانہ پہلے وقت بند رہے گا، شام کو کھلا رہا کرے گا۔
خاکسار: ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

بہتے کان کا ہسپتال
علاج بذریعہ جدید کمپیوٹر
بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں:
کراچی: فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1 - D - 2 گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

ضرورت سٹاف برائے بھرتی اور ٹریننگ
ہمیں اپنی نئی فیکٹری واقع جہلم کیلئے ٹیکنیکل سٹاف کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے مکینیکل یا الیکٹریکل میں ڈپلومہ لیا ہو یا کسی انڈسٹری میں سابقہ تجربہ ہو اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف ارسال کریں۔
میٹرک اور انٹرپاس نوجوان جو ٹیکنیکل لائن اختیار کرنا چاہتے ہوں وہ بھی بمعہ مکمل کوائف درخواست دیں۔
ٹریننگ کے بعد ترقی کے واضح امکانات ہوں گے۔
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

معیاری بیکری کا نام
رحمن بیکرز
احباب کی خدمت کیلئے اب عمدہ مٹھائی بھی دستیاب ہے
نیز تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے
رحمن بیکرز اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ فون ۳۲۰

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

تریاق معدہ خرابی ہاضمہ کا موثر علاج قیمت -/۸، -/۱۵

راحت جان تبخیر معدہ کی مجرب دوا قیمت -/۱۵

روشن کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت -/۵

شربت صدر نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے قیمت -/۸

تریاق بواسیر بواسیر کا شافی علاج قیمت -/۱۵

NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ